Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوت ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۲ صفر ۱۳۹۹ھ ۲۲ صلح ۱۳۵۸ہش ۲۲ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۸

حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا فرماتا ہے

یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت اور خشیت کا ذریعہ ہے اور انسان کے درجات کو بڑھانے کا موجب ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ ۱۲)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جو کہ مومن ہیں اور حقیقی علم رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ (ترمذی)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور پھر آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح کہ اس نے سنا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور اس سے خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۵)

"علوم ہیں ہی کیا؟ صرف خواص الاشیاء ہی کا تو نام ہے۔ سیارہ۔ ستارہ۔ نباتات کی تاثیریں اگر نہ رکھتا تو اللہ تعالیٰ کی صفت عَلِیْم پر ایمان انسان کے لئے مشکل ہو جاتا۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد خواص الاشیاء پر ہے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ ہم حکمت سیکھیں۔ علوم کا نام حکمت بھی رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۵)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۲ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

— حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

• اللہ تعالیٰ نے محترم گلزار احمد صاحب طاہر ہاشمی کو بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء بروز منگل بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عمران آصف تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم مختار احمد صاحب ہاشمی ربوہ کا پوتا اور محترم سید شریف احمد صاحب آف جڑانوالہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امتِ واحدہ کی لڑی

جماعت احمدیہ کے قیام کی حقیقی غرض و غایت افراد جماعت کے دلوں میں راسخ کرنے کے سلسلہ میں حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہمارا کام صرف اور صرف بنی نوع انسان کو امتِ واحدہ کی لڑی میں پرو کر اسے پیدائش عالم وجہ تخلیق کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے"

یہ کام سرانجام دینے کے لئے بہت قربانیاں پیش کرنا ہوں گی۔ جو قربانی اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی صورت میں طلب فرمائی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تاکہ شاہراہ غلبہ اسلام پر ہمارے قدم تیزی سے بڑھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ر صفر ۱۳۹۹ھ
۲۲ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوثر عطا ہونے کا وعدہ اور اس کا مہتم بالشان ظہور

قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں وہ اس امر پر شاہد ہیں کہ مامورین الٰہی کی نہ صرف یہ کہ مخالفت کی جاتی ہے بلکہ اتنی شدید مخالفت کی جاتی ہے کہ مخالفین حق ان کے ہم قوم ہونے کے باوجود اندھی مخالفت کے زیر اثر دشمن کا روپ دھار لیتے ہیں اور ان کے خلاف جھوٹے اتہام باندھ کر ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ ان کے اس درجہ خون کے پیاسے بن جاتے ہیں کہ وہ انہیں اور ان کے متبعین میں سے ایک ایک کو تہ تیغ کر کے ان کا اور ان کے ساتھ حق کا نام و نشان مٹا ڈالنا چاہتے ہیں اور اس طرح ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مامورین الٰہی کے بعد ان کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے اور اس طرح وہ انہیں ابتر ثابت کر دکھائیں۔

ایک طرف مخالفین حق اپنی ظالمانہ کارروائیوں میں مصروف ہوتے ہیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو مسلسل تائید و نصرت اور غلبہ کی بشارتیں دے کر انہیں تسلی دے رہا ہوتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ وہ مخالفین حق کو ان کے منصوبوں میں ناکام کر کے انہیں (یعنی مامورین حق اور ان کے متبعین کو) کامیاب و کامران کرے گا اور حق اس طور پر دنیا میں غالب آئے گا کہ خود مخالفین حق ابتر ثابت ہوئے بغیر نہ رہیں گے البتہ وہ ان سے اس زمانہ میں جبکہ مخالفین حق ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہوتے ہیں ایک خاص قسم کے طرز عمل کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ یہ کہ وہ انتہائی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی حفاظت اور کامیابی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے اور دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔

چنانچہ اس کی سب سے واضح اور نمایاں مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو پیش آنے والے واقعات میں ملتی ہے کیونکہ مخالفین حق کی طرف سے سب سے زیادہ انسانیت سوز اور انتہائی ہولناک مظالم روئے زمین پر پیدا ہونے والے ان مقدس ترین انسانوں پر ہی ڈھائے گئے اور صبر و استقامت، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور اس کے دین کی راہ میں قربانیوں کا سب سے اعلیٰ اور عدیم النظیر نمونہ انہوں نے ہی دکھایا۔ عین اس زمانہ میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی مختصر سی انتہائی کمزور اور بے بضاعت جماعت پر قریش مکہ اپنی اکثریت اور قوت و اقتدار کے گھمنڈ میں انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے تھے اور اپنے خون آشام ارادوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ حق کا نام و نشان مٹانے اور نعوذ باللہ آپ کو ابتر ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝"

(الکوثر آیات ۲ تا ۳)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے تجھے کوثر (یعنی خیر کثیر، تائید و نصرت اور غلبہ) عطا کیا ہے۔ پس (اس کے شکرانے میں) تو اپنے رب کی عبادت کر (یعنی معمول کے مطابق عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر زور دے) اور قربانی کیا کر۔ یقیناً (تو نہیں) تیرا دشمن ہی بے اصل و بے نسل رہے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس میں شک نہیں۔ قریش مکہ کے ہاتھوں لمبے عرصہ تک انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا لیکن مقدسین کی اس مختصر سی کمزور و بے بضاعت جماعت نے خدائی حکم کی تعمیل میں صبر و استقامت، قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور گریہ و زاری کا ایسا عدیم النظیر نمونہ پیش کیا کہ اس کے نتیجہ میں انہیں وہ سب کچھ عطا کیا گیا جس کا اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝

کی رو سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا کی، بارش کی طرح نازل ہونے والی تائید و نصرت سے آپ کو نوازا اور دین حق یعنی اسلام کو ایسا کامل غلبہ عطا فرمایا کہ آپ کو ابتر ثابت کرنے والے خود ابتر ثابت ہوئے بغیر نہ رہے اور ان کا نام لیوا کوئی نہ رہا۔ یہ وعدہ فتح مکہ اور اس کے بعد ادا کئے جانے والے حج کے موقع پر جس شان سے پورا ہوا سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ حج تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد کیا اور جس میں اس طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ تجھ پر سب سے زیادہ اعتراض کرنے والے ابوجہل۔ عتبہ، شیبہ اور ولید وغیرہ اس وقت تک مٹ جائیں گے۔ چنانچہ خدا نے یہ کیسا زبردست نشان دکھایا کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حج کے لئے آئے اور خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لئے کہ "تم نمازیں پڑھو اور قربانیاں کرو" انہوں نے نمازیں پڑھیں اور خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربانیاں کیں تو وہ کوثر جس کا وعدہ دیا گیا تھا وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔ چنانچہ ابوجہل کا بیٹا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت میں شامل ہو گیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد نہیں مگر خدا نے کہا کہ میں ان اعتراض کرنے والوں کے بچے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دوں گا۔ چنانچہ جب اس حج کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہو گی اور پھر قربانیاں کی ہوں گی تو گو آپ نے اپنے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے ماتحت دشمنوں کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ نہیں پوچھا کہ بتاؤ میرا دشمن ابتر ہے یا میں ابتر ہوں۔ لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے عکرمہ اور خالد وغیرہ نوجوان پھر رہے ہوں گے اس وقت گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کچھ کہہ نہیں رہی تھی مگر مکہ کی گلیوں کی وہ زمین جس پر ان کے قدم پڑ رہے تھے وہ ان دشمنوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی کہ او ابوجہل! او عتبہ! او شیبہ! کہاں ہے تمہاری وہ اولاد جس پر فخر کرتے ہوئے تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن بنے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابتر ہے۔ وہ ابتر ہے یا آج تم ابتر ثابت ہو رہے ہو۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء، بحوالہ خطبات محمود جلد دوم صفحہ ۲۶۹-۲۷۰)

الغرض اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ اور اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کا نشان نہایت شان سے پورا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دکھایا کہ مامورین الٰہی کبھی ابتر نہیں ہوتے ابتر ہمیشہ ان کے مخالف اور دشمن ہی ثابت ہوتے ہیں اور اس بری طرح ثابت ہوتے ہیں کہ بعد کے زمانہ میں کوئی بھی اپنے آپ کو ان کی اولاد کہلانا یا ان کی طرف منسوب ہونا پسند نہیں کرتا۔

۰

ضرورت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو باہر مجالس میں دورہ کر کے انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عمل درآمد کروائے اور تربیتی امور سرانجام دے سکے۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب صدر صاحب مقامی اور زعیم انصار اللہ کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل درخواستیں بنام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھجوائیں:۔

نام۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ۔ مکمل پتہ۔ مستقل رہائش۔ جماعتی نظام میں خدمت کی توفیق۔

نوٹ:۔ عمر پینتیس ۳۵ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ خالد جنوری ۱۹۷۹ء

مورخہ ۹ر جنوری ۷۹ء کو خریداران کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جن خریداران کو پرچہ نہ ملا ہو وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیحؑ اور احیاءِ اسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۶)

عیسائی دنیا میں تشویش و اضطراب اور پادریوں کی عالمی کانفرنس

حضرت مسیح موعود و مہدیٔ مسعود کی یہ دعوت ایک آسمانی قرنا اور صورِ اسرافیل ثابت ہوئی۔ جس نے مسلمانوں کے مردہ جسم میں زندگی کی ایک زبردست روح پھونک دی۔ مگر صلیبی افواج تابِ مقابلہ نہ لاکر بدحواس ہوگئیں۔ ان کے قدم اکھڑ گئے۔ اور ترقی کی رفتار یکایک رک گئی۔ اسلام کو مٹا دینے کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور اسلام کی ابھرتی ہوئی نئی قوت و طاقت نے ان کو بہت جلد احساس دلا دیا کہ صلیبی مذہب خطرے میں ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء میں پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی۔ جس میں لارڈ بشپ آف گلوسیسٹر دی رائٹ ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ (LORD BISHOP OF GLOUCESTER, THE RIGHT REVEREND CHARLES JOHN ELLICOT) نے نہایت درجہ تشویش و اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے پوری مسیحی دنیا کو مطلع کیا کہ

"I learn from those who are experienced in these things that there is now a new kind of Mohammdanism showing itself in many parts of our empire in India, and even in our own island here at home. Mohammdonism now speaks with reverence of our blessed Lord and Master, But is not the less more intensely monotheistic than ever. It discards many of these usages which have made Mohammadanism hateful in our eyes, but the false prophet holds his place no less pre-eminently than before. Changes are plainly to be recognised but Mohammadanism is not the less aggressive and alas! to some minds among us (God grant that they be not many) even additionally attractive."

(The official report of the Missionary conference of the Anglican Communion 1894, page 64)

ترجمہ۔ "اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے۔۔۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا حامل بھی ہے۔ افسوس ہے تو اس بات پر کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

بعض قدیم نوشتے

بعض قدیم نوشتوں میں بتایا گیا تھا۔

یَدْعُوْکُمْ اِلٰی مَا دَعَاکُمْ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹-۱۸۰ مطبوعہ ایران)

یعنی مہدی موعود مسلمانوں کو انہیں عقائد کی طرف بلائیں گے۔ جن کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی تھی۔

بعض پرانی روایات میں ہے کہ "مہدیٔ منتظر حقائق کے چہرہ سے پردہ اٹھائیں گے۔ اسلام کے مقدس دین میں نئی تازگی پیدا ہوگی۔ جو چیز اسلام کا حصہ نہ ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوگی۔ اس کو اس طور پر لغو ثابت کرینگے کہ لوگ گمان کریں گے کہ مہدی نیا دین اور نئی کتاب لے آیا ہے۔"

(ترجمہ از فارسی کتاب المہدی تالیف سید صدر الدین صدر صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ ایران)

اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مسلمانانِ عالم کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"خوب یاد رکھو کہ بجز موتِ مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اسی طرح آپ نے سالانہ جلسہ قادیان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وفاتِ مسیح اور حیاتِ اسلام یہ دونوں مقاصد باہم بہت بڑا تعلق رکھتے ہیں۔ اور وفاتِ مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیاتِ اسلام کے لئے ضروری ہوگیا ہے اس لئے کہ حیاتِ مسیح سے جو فتنہ پیدا ہوا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے۔۔۔۔۔۔ حضرت عیسےٰ کی وفات تو اوائل میں صرف ایک غلطی کا رنگ رکھتی تھی مگر آج یہ غلطی ایک اژدہا بن گئی ہے جو اسلام کو نگلنا چاہتی ہے۔ ۔۔۔۔۔ اسلام تنزل کی حالت میں ہے اور عیسائیت کا یہی ہتھیار حیاتِ مسیح ہے۔ جس کو لے کر وہ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی ذریت عیسائیوں کا شکار ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اب مسلمانوں کو متنبہ کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۶-۳۳۷ اور ۲۴۵)

پھر فرمایا کہ

"تم عیسےٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔ ایسا ہی عیسےٰ موسوی کی بجائے عیسےٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۵)

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہیں کرکے پھل دنیا کی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا
کہ سوچو عزّتِ خیر البرایا
ہمیں یہ رہ خدا نے خود دکھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مہدی موعودؑ کی ایک اہم وصیت مسلمانانِ عالم کو

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی زندۂ جاوید تصانیف میں عقیدہ حیاتِ مسیح کا نہایت مفصل مدلل اور جامع تجزیہ فرمایا۔ اس کی حقیقت پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ اور اس کے ایسے ایسے بھیانک اور مہلک نقصانات واضح کئے۔ کہ ان کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ اور روح کانپ اٹھتی ہے۔ آپ نے موتِ مسیح کو احیاءِ اسلام۔ اشاعتِ اسلام اور غلبۂ اسلام کا مؤثر ترین حربہ قرار دیا اور مسلمانانِ عالم کو یہ تاکید فرمائی کہ

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ

مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔

وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۰-۵۶۲ طبع اول)

قبرِ مسیح کے متعلق بے نظیر تحقیق اور غلبۂ اسلام سے اس کا تعلق

دسمبر ۱۸۹۵ء میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصریؑ کے سفرِ کشمیر اور آپ کی قبر کا انکشاف کر کے پوری عیسائی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اس بارے میں آپ نے یہ معرکۃ الآراء تحقیق اس شان سے قرآن شریف، احادیث نبویؐ۔ بائیبل۔ تاریخ اور ہندوؤں اور بدھوں کی قدیم روایات کی روشنی میں پایۂ ثبوت تک پہنچا دی کہ اسلام کے کسی دشمن کو دم مارنے کی گنجائش نہ رہی۔ یہ لاجواب تحقیق قرآنی صداقت کا شاہکار ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔

اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔

(النساء آیت ۱۶۰)

حضرت عکرمہؓ۔ حضرت عباسؓ اور حضرت علی بن طلحہؓ جیسے بزرگ صحابہؓ کے نزدیک "بہٖ" کی ضمیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور حضرت ابی بن کعبؓ کی دوسری قراءت کے مطابق "موتہٖ" کی ضمیر اہلِ کتاب کی طرف جاتی ہے۔ (تفسیر کشاف از حضرت علامہ زمخشری متوفی ۵۲۸ھ۔ التفسیر المظہری از حضرت قاضی محمد ثناء اللہ صاحب عثمانی حنفی متوفی ۱۲۲۵ھ۔ تفسیر ترجمان القرآن از نواب محمد صدیق حسن خان قنوجی متوفی ۱۳۰۷ھ)

جناب الٰہی کی طرف سے حضرت علامہ بدرالدین شارح بخاری پر کسرِ صلیب کے یہ معنے کھولے گئے کہ مسیح موعود علیہ السلام عیسائیوں کا کذب دنیا پر ظاہر کر دیں گے۔

(عینی شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

اس نقطۂ نظر سے جب اس آیت کے سیاق و سباق پر تدبر کیا جائے تو اس میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

کے قرآنی نظریہ کی تائید و تصدیق میں واقعاتی شہادتیں اور تاریخی انکشافات منصّۂ شہود پر آجائیں گے تو مسیح کی حقیقی شخصیت بے نقاب ہو جائے گی۔ اور اپنی بلند پروازی اور غیر معمولی علمی صلاحیتوں پر ناز کرنے والے لوگ جو درحقیقت اہلِ کتاب ہیں۔ اور سچے دل سے خدا پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں۔ وہ آخر کار قرآن کو خدا کا کلام یقین کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ قرآن سے فتح ہوا (اِفْتُتِحَتِ الْمَدِيْنَةُ بِالْقُرْاٰنِ۔ الجامع الصغیر للسیوطی) ٹھیک اسی طرح قرآن کی اس زندہ صداقت سے مغربی اور مشرقی اقوام کے دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے۔ پس یہی وہ محیر العقول انکشاف تھا جس نے امریکہ یورپ اور افریقہ الغرض پوری دنیا کو داخلِ اسلام کرنے کا وسیع دروازہ کھول دیا جیسا کہ سیدنا المہدی الموعود علیہ السلام نے بھی پون صدی پیشتر فرمایا کہ

"مسیح کی قبر سرینگر خانیار کے محلہ میں ثابت ہو گئی ہے۔ اور یہ وہ ثبوت ہے جو دنیا کو ایک زلزلہ میں ڈال دیگی کیونکہ اگر مسیح صلیب پر مرتے تو یہ قبر کہاں سے آگئی۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

نیز فرمایا کہ:۔

"اس واقعہ کے ثابت ہونے سے عیسائی مذہب کو وہ صدمہ پہنچتا ہے۔ جو اس چھت کو پہنچ سکتا ہے جس کا تمام بوجھ ایک شہتیر پر تھا شہتیر ٹوٹا اور چھت گری۔ پس اسی طرح اس واقعہ کے ثبوت سے عیسائی مذہب کا خاتمہ ہے۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اپنی قدرتوں سے وہ پہچانا گیا ہے۔ دیکھو کیسے عمدہ معنے اس آیت کے ثابت ہوئے کہ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔ یعنی قتل کرنا اور صلیب سے مسیح کا مارنا سب جھوٹ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو دھوکا لگا ہے۔ اور مسیح خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق صلیب سے بچ کر نکل گیا۔ ۔۔۔۔ اگر عیسائیوں میں کوئی فرقہ دینی تحقیق کا جوش رکھتا ہے۔ تو ممکن ہے ان ثبوتوں پر اطلاع پانے سے وہ بہت جلد عیسائی مذہب والوں کو الوداع کہیں۔ اور **اگر اس تلاش کی آگ یورپ کے تمام دلوں میں بھڑک اٹھے تو جو گروہ چالیس کروڑ انسان کا انیس سو برس میں تیار ہوا ہے ممکن ہے کہ انیس ماہ کے اندر دستِ غیب سے پلٹا کھا کر مسلمان ہو جائے۔"**

(رازِ حقیقت صفحہ ۱۲-۱۴ حاشیہ مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

(باقی)

۔ ماہ جنوری ۱۹۷۹ء کے ۔

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

مورخہ ۹ جنوری اور مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو سپرد ڈاک کئے جا چکے ہیں۔ جن خریداروں کو نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

۔ اخبار الفضل ۔

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحبِ استطاعت الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا

(مینیجر)

اذکروا موتٰکم بالخیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری رفیقۂ حیات

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی۔ ربوہ

اس عاجز کی رفیقۂ حیات مقصودہ بانو (مسعودہ بانو) مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو میو ہسپتال لاہور میں ساڑھے تین بجے بعد دوپہر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آج سے تقریباً ۷۰ سال قبل وہ امرتسر میں پیدا ہوئی۔ ان کے والد ماجد کا نام عبد الرزاق تھا جو احمدیت کے شیدائی تھے۔ اور عموماً بات بات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔ امرتسر میں ان کی رفوگری کی دکان تھی۔ میری بیوی کے نانا مولوی عبد العزیز صاحب تیجہ کلاں ضلع امرتسر کی جماعت احمدیہ کے ایک عرصہ تک امیر جماعت بھی رہے۔ اس لئے احمدیت اسے ورثہ میں ملی تھی۔

خاکسار مرحومہ کا جنازہ رات رات لاہور سے ربوہ لایا اور ۲۶ر کی صبح کو نماز فجر کے بعد بہت سے احباب نے مسجد ناصر کے صحن میں اس کا جنازہ پڑھا۔ جو میرے قابل احترام اور بزرگ دوست مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء نے پڑھایا اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بھارت نے تدفین کے بعد دعا کروائی جو ہمارے غم زدہ دلوں کے لئے بہت بڑی تسکین کا باعث بنی۔ ایک دو دل نہیں بلکہ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ہزاروں لوگ خاکسار کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لائے اور میرے لئے ڈھارس کا موجب بنے۔ اسی طرح بہت سی احمدی بہنوں نے میری دونوں بچیوں کی قیام گاہ پر تشریف لا کر افسوس کا اظہار کیا اور تسلی دی۔ میری یہ دونوں بچیاں اپنی ماں کے جنازہ کے ساتھ لاہور سے ربوہ آئی تھیں۔ بہت سے احباب نے اپنی محبت بھری چٹھیاں لکھ کر تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ میری ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور صحت، سلامتی سے رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محبت بھری دعاؤں کے نتیجہ میں میری اہلیہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کمال شفقت سے اس عاجز کو تعزیت نامہ بھجوایا جو خاکسار کی ڈھارس اور دلجوئی کا خاص طور پر موجب بنا۔

حضور کا گرامی نامہ درج ذیل ہے

"اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
خدا تعالیٰ آپ کی اہلیہ محترمہ کو جنت الفردوس میں نمایاں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔"

حضور کا یہ ارشاد ہمارے زخم خوردہ دلوں کی جس تسکین کا باعث بنا ہے وہ میں الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں ایسا شفیق اور دردمند دل رکھنے والا امام عطا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ حضور کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے آمین ثم آمین

یہ دنیا سرائے فانی ہے یہاں جو بھی آیا ایک دن اسے اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے البتہ مرجانے والا اپنے پیچھے اپنی بھلی یا بُری یاد ضرور چھوڑ جاتا ہے میری رفیقۂ حیات مارچ ۱۹۳۲ء میں میرے عقد میں آئی اور اس نے ۱۹۷۸ء تک کا سارا زمانہ نہایت صبر، استقلال۔ اور وفاداری سے گزارا اس لمبے عرصہ میں جو نصف صدی کے قریب کا ہے۔ ہماری زندگی پر کئی دور آئے اور گزر گئے میری مرحومہ بیوی ہر دور میں مولانا روم کے اس قول کی ہی تصویر بنی رہی۔

ہر چہ از دوست می رسد نکوست

اس نے فاقہ کشی کی مصیبت بھی ہنس ہنس کر برداشت کی اور جب حالات نے پلٹا کھایا اور اللہ تعالیٰ نے آسودگی عطا فرمائی تو اس نے نہایت فراخدلی سے اپنوں اور بیگانوں پر خرچ کیا۔ اور مجھے بھی اس نیک کام کی ترغیب دیتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اسے مغفرت کرے اور چونکہ وہ پہلے بہت تنگی اٹھا چکی تھی اس لئے میں نے کوئی دخل دینا پسند نہ کیا بلکہ اس کی پیروی کرنے کی کوشش کی۔

ہمارے ملک میں ساس بہو کے جھگڑے کا بہت چرچا ہے میری والدہ مرحومہ کی وفات ۱۹۵۰ء میں ہوئی تھی یہ اٹھارہ سال کا عرصہ میری بیوی نے اپنی ساس سے مل کر لمبے زمانہ میں گزارا کہ دیکھنے والے یہی محسوس کرتے تھے کہ یہ ساس بہو نہیں بلکہ ماں بیٹی ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اتنے لمبے عرصہ میں کوئی شکر رنجی پیدا نہیں ہوئی البتہ یہ ضرور عرض کروں گا کہ وہ شکر رنجی ماں بیٹی کا رنگ لئے ہوئے تھی نہ کہ ساس بہو کا خانگی جھگڑا۔ میری بیوی میری والدہ کو اپنی ماں ہی تصور کرتی رہی۔ اور میری والدہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی۔ اس طرح ہم باوجود انتہائی غربت کے اچھی زندگی بسر کرتے رہے۔

۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک کا عرصہ تبلیغی لحاظ سے میرے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ خاکسار نے اس عرصہ میں تبلیغ اسلام کی خاطر سارے ہندوستان میں کئی طول طویل سفر کئے جو تین تین چار چار بلکہ چھ چھ ماہ تک لگاتار جاری رہے میری بیوی نے میری عدم موجودگی میں گھر بار کا اور بچوں کا ایسا خیال رکھا کہ آج بھی میرے دل سے اس کے لئے دعا ہی نکلتی ہے میرے ان سفروں کے دوران اگر میرا کوئی بچہ بیمار ہو جاتا تو مجھے اس کی اطلاع سفر میں ساس اور بہو کی طرف سے اس وقت دی جاتی جب کہ وہ شفا یاب ہو جاتا۔ میں نے کئی مرتبہ کہا کہ مجھے اس کی اطلاع بیماری کے وقت کیوں نہیں دی جاتی تو جواب ملتا کہ آپ دین کی خاطر سفر پر تھے ہم نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کو بچہ کی بیماری کی اطلاع دے کر پریشان کیا جائے۔ جب وہ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو جاتا تو آپ کو اطلاع کر دی جاتی تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ ہم بچوں کے بارہ میں کوئی غفلت یا لاپرواہی نہیں برت رہے اور ان کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

۱۹۵۳ء میں خاکسار ایک سنگین غلطی کا مرتکب ہو گیا۔ وہ غلطی خواہ اس کی کوئی بھی وجہ تھی ایسی ہے کہ جس کے تصور سے میں آج بھی لرز جاتا ہوں۔ ان دنوں کی بات ہے کہ چند اشخاص میرے پاس آئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں کسی کام میں ان کی مدد کروں۔ مجھے اس کا معقول معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔ میں نے اس وقت اتنا ہی کہا کہ میں سوچ کر ہی بتا سکتا ہوں۔ میری رفیقۂ حیات یہ سب باتیں دروازے کی اوٹ میں صحن میں کھڑی سُن رہی تھی جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھے بلا کر دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا کہ آپ بات چیت تو سن ہی چکی ہیں۔ مجھ سے دریافت کر رہی ہیں اس پر وہ ایک شیرنی کی طرح گرج کر بولی:

"آپ پہلے ہی ایک سنگین غلطی کر چکے ہیں۔ اب میں آپ کو دوسری غلطی نہیں کرنے دوں گی اگر آپ کو میرا خیال ہے تو کوئی فکر نہ کریں میں پیاز کوٹ کر کھا لوں گی، فاقہ کشی کی تکلیف برداشت کر لوں گی مگر آپ کی مزید کوئی غلطی میرے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔"

اس کی اس غیرت ایمانی نے میرے دل میں جو قوت اور طاقت پیدا کر دی میں اسے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں جب وہ لوگ مجھ سے دریافت کرنے کے لئے دوبارہ آئے تو میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور معذرت کر دی۔ یہ میری مہربان رفیقۂ حیات کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے جسے میں کبھی نہیں بھولا۔ اور نہ مرتے دم تک بھولوں گا۔ اگر اس کی زندگی میں کسی وقت مجھے کوئی ناراضگی بھی پیدا ہو جاتی تو میرے سامنے یہی نظارہ آ جاتا اور میرا سارا غصہ بہت جلد اتر جاتا۔ میری اس بیوی نے میرے ساتھ جو بھی وعدے کئے انہیں ایفاء کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری زندگی میں کئی مواقع ایسے بھی آئے جب کہ ہم نے (اس واقعہ سے قبل بھی اور بعد کو بھی) پیاز کوٹ کر بھی روٹی کھائی۔ اور مالی تنگی کی وجہ سے کئی کئی دن سالن پکائے بغیر ہی وقت گزار دیا۔ یہاں تک کہ گوجرانوالہ میں جب کہ میں مربی تھا۔ بعض قربانی کی عید دن کے وقت پہ بھی ہم نے خوشی خوشی دال روٹی سے ہی عید منائی۔ مگر میری اس وفادار بیوی نے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کبھی بھی زبان سے کوئی شکوہ نہ کیا۔ اور نہ اپنی اس تنگی کو کسی پر ظاہر ہونے دیا اس کی نظر ہمیشہ اپنے سے غریب لوگوں پر ہی رہتی۔ جس سے وہ بہت تسکین حاصل کرتی رہی۔ اس نے کبھی بھی اپنے سے اوپر والے طبقہ کی ریس کرنے یا اس کی نقل اتارنے کی کوشش نہیں کی۔ میری اس بیوی نے فاقے کر کے اپنے سب بچوں کو پڑھایا۔ کسی کو گریجویٹ اور کسی کو ڈبل گریجویٹ بنایا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی کی ہمت اور بہادری ہے۔ ورنہ مجھ جیسا کمزور اور غریب انسان تو شاید اپنے بچوں کو میٹرک تک بھی تعلیم نہ دلوا سکتا۔ ہمارے بچوں نے خود ہی اپنی تعلیم ختم کر دی۔ ورنہ اس نے کسی بچے کو مجبور نہیں کیا کہ وہ پڑھائی چھوڑ کر ملازمت اختیار کرلے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

(۵)

غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر

سب سے پہلے امریکہ سے تشریف لائے ہوئے محترم مظفر احمد صاحب ظفر نے تقریر فرمائی۔ آپ امریکہ کی جماعت ہائے احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زبان اردو سے ناواقفیت کی معذرت کرتے ہوئے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی میں اسلام سے پوری طرح واقف ہوں۔

آپ نے بتایا کہ امریکہ میں جماعت کی چاروں ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور سرگرم ہیں۔ ہم احمدی امریکنوں کو اس مقدس مقام اور اس کے ذرہ ذرہ سے جو محبت و عقیدت ہے اس کے بارے میں ہم صحیح معنوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ رو پڑے اور باقی تمام تقریر بھرائی ہوئی آواز میں آنسو بہا بہا کر کی اور کہا کہ امریکہ جیسے دُور دراز ملکوں میں بسنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ان کے بعد مکرم عبداللہ صاحب آف جرمنی (فرینکفورٹ) نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صرف دو سال قبل احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس سے قبل میں ایک ہپی تحریک میں شامل تھا اور سچائی اور سکونِ قلب کی تلاش میں سرگرداں پھرتا تھا۔ اسی طرح میں سرینگر پہنچا۔ وہاں قبر مسیح کی زیارت کے بعد ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آیا اور پھر ربوہ بھی گیا۔ مجھے یہاں اپنی تلاش اور تحقیق میں کامیابی نظر آئی اور میں نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔ قبولِ احمدیت کے بعد مجھے جرمنی کی جماعت نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقرر کیا۔ اس کے ساتھ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب اور تبدیلی پیدا ہوئی۔

آخر میں آپ نے زیادہ سے زیادہ خدماتِ دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی اور آپ بے اختیار سٹیج پر ہی چیخ مار کر رو پڑے۔ مذکورہ ہر دو مخلص احمدی بھائیوں کی رقت آمیز تقاریر نے حاضرین پر بھی رقت اور وجد کی سی حالت طاری کر دی تھی۔

تیسرے نمبر پر محترم الحاج محمد الدین صاحب آف سپین نے تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے سپین کے مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور دیگر احمدیوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا پھر بتایا کہ سپین ایک اسلامی ملک تھا لیکن عیسائیوں نے اس پر قبضہ کیا اور وہاں کی مسجدوں کو گرجوں میں تبدیل کیا تھا تاہم اب بھی بعض مسجدیں پائی جاتی ہیں۔ اب وہاں کے نئے دستور کے مطابق تبلیغ کی آزادی ملی ہے جس سے وہاں کے احمدی خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور وہاں باقاعدہ مشن اور مسجد وغیرہ قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس سی حیدر آباد نے ان تینوں تقریروں کا ترجمہ سنایا۔

ان کے بعد مکرم صدرالدین یحییٰ صاحب فیلو آف انڈونیشیا نے تقریر کی اور انڈونیشیا کے ہزارہا احمدیوں کا سلام پہنچاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مختصر تعلیمی زمانہ قادیان میں گزارا ہے۔

انڈونیشیا میں ۲۷ جماعتیں ہیں۔ خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہیں۔ وہ دن دُور نہیں کہ انڈونیشیا کی تمام آبادی جس کی تعداد ۱۴ کروڑ ہے احمدیت کے نور سے منوّر ہو جائے گی انشاء اللہ۔ قرآن کریم مع تفسیر انڈونیشین زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور دسویں سیپارہ تک شائع ہو چکا ہے۔ باقی بھی جلدی شائع ہو جائے گا۔ میرا یہاں آنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا پورا ہونا ہے کہ یأتون من کل فج عمیق لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔

آخر میں آپ نے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد ماریشس سے آئے ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ نے ماریشس میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا۔

اس طرح غیر ممالک سے آئے ہوئے ہمارے روحانی بھائیوں نے اپنی اپنی تقریروں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکنافِ عالم میں جو عظیم الشان روحانی انقلاب برپا فرمایا ہے اس کا زندہ نمونہ بن کر اپنے ایمان و یقین کا ثبوت سامعین کے سامنے پیش فرمایا جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔

ترقی یافتہ ممالک میں اسلحہ سازی کی دوڑ اور امن عالم۔

مذکورہ عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنے مخصوص انداز بیان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی غیر معمولی حیرت انگیز اور بے نظیر ترقی کا زمانہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانیت کی تباہی و بربادی کے لئے ایسے ایسے خوفناک اور تباہ کن آلات و ہتھیار اور بم تیار ہو رہے ہیں کہ جو دنیا کو لمحہ بھر میں ختم کر سکتے ہیں۔

فاضل مقرر نے مختلف حوالوں کی روشنی میں اس زمانہ کے نہایت خوفناک حالات، غذائی اجناس کی قلت وغیرہ امور پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ ثابت فرمایا کہ آج دنیا ایک عالمگیر تباہی کے کنارے کھڑی ہے۔ نیز آپ نے بتایا کہ زبانوں کا اختلاف، رنگ و نسل کا اختلاف، تہذیب و تمدن کا اختلاف، نظریات و عقائد کا اختلاف لوگوں کے اندر پائے جانے کی وجہ سے ایک دوسرے سے علیحدہ رہنے کا جذبہ عصبیت کی حد تک پایا جاتا ہے۔ روحانی علم کی کمی بلکہ جہالت کی زیادتی کا بھی اس میں اثر ہے۔

محترم مولانا صاحب نے بین الاقوامی تعلقات اور امن عالم کی بنیاد انسانیت کو قرار دیتے ہوئے اس ضمن میں مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ صرف اور صرف قرآنی تعلیمات ہی کے ذریعہ سے صحیح انسانیت قائم ہو سکتی ہے۔ آخر میں آپ نے امن عالم کے لئے اسلامی تعلیمات اور اصول پیش کرنے کے بعد اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ کا ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب ملکانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم دعائیہ کلام ؎

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خوش الحانی سے سنایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کا اختتامی خطاب

اس مقدس جلسہ میں آخری خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں پھر ایک بار ان مقدس ایام کو ذکر الٰہی اور عبادات سے معمور کرنے اور یہاں آکر اپنے ربِ رحیم کی حمد و ثنا کے ترانے پڑھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں چند ایام گزارنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جبکہ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہو رہا ہے چند باتیں پیش کرنے سے قبل خدا و رسولؐ کے فرمان کے مطابق ان تمام افراد، خاندانوں اور محکموں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہمارے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں تعاون کیا ہے اور خاص طور اپنے ہمسایہ بھائیوں کا جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت ہی ایمان افروز ملفوظات میں سے چند اقتباسات سنائے جن میں حضور اقدس نے اپنی جماعت کو تقویٰ اور روحانیت کے نہایت بلند، اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز کرنے کے لئے دل کی گہرائیوں میں اترنے والے نصائح فرمائی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں کہ اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دورانِ سال وفات پا جانے والے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت بھی کی جائے گی۔ آپ نے دورانِ سال وفات پا جانے والے موصی احباب کے اسماء گرامی پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد آں محترم نے تمام سامعین سمیت اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور حضور کی تمام مرادیں پوری ہونے کے لئے اور مرحومین کی مغفرت کیلئے نہایت لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ اس کے بعد نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ یہ مقدس جلسہ نہایت برکت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال پچھلے سالوں کی نسبت مہمانان کرام کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے اور سارا جلسہ گاہ سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(بشکریہ بدر قادیان)

فہرست صدقہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

۱۶۲- چوہدری سعید احمد صاحب ٹیچر ملتان چھاؤنی — ۲۰—۰۰
۱۶۳- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد — ۷۵—۰۰
۱۶۴- اہلیہ صاحبہ میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان — ۱۰—۰۰
۱۶۵- خالد محمود ابن میاں محمود احمد صاحب مرحوم پشاور — ۱۰—۰۰
۱۶۶- کرنل محمد اسلم صاحب // — ۱۰—۰۰
۱۶۷- طاہر سعید ابن میاں محمد سعید احمد صاحب // — ۱۰—۰۰
۱۶۸- چوہدری ثناء اللہ صاحب کوٹ تارڑ — ۲۰—۰۰
۱۶۹- متقی محمد حسین صاحب ڈرگ روڈ کراچی — ۱۰۰—۰۰
۱۷۰- مرزا مجید احمد صاحب راجگڑھ لاہور — ۱۰—۰۰
۱۷۱- چوہدری نصیر احمد صاحب // // — ۴۰—۰۰
۱۷۲- رشید الدین صاحب // // — ۱۰—۰۰
۱۷۳- مرزا سعید احمد صاحب آف لندن // // — ۱۰۰—۰۰
۱۷۴- عبدالوہاب خان صاحب ابن چوہدری غلام قادر صاحب // — ۱۰۰—۰۰
۱۷۵- نصرت سعید صاحبہ آف لندن // — ۱۰۰—۰۰
۱۷۶- لجنہ اماء اللہ // — ۹۰—۰۰
۱۷۷- شمیم طاہرہ صاحبہ اہلیہ لطف المنان صاحب دارالذکر // — ۱۰—۰۰
۱۷۸- غلام نبی لون صاحب مرحوم بھاٹی گیٹ // — ۴۰—۰۰
۱۷۹- بشیر احمد صاحب گوزایہ مغلپورہ // — ۱۱—۰۰
۱۸۰- چوہدری عبدالحمید صاحب // // — ۱۰—۰۰
۱۸۱- شیخ رفیق احمد صاحب لیا دارالذکر // — ۴۵—۰۰
۱۸۲- رانا عبدالرؤف صاحب // // — ۱۰—۰۰
۱۸۳- مظفرہ صاحبہ دختر ظفر احمد خان صاحب // // — ۱۰—۰۰
۱۸۴- دبیر احمد ابن کرنل سعید احمد صاحب لاہور چھاؤنی — ۴۰—۰۰
۱۸۵- بیگم چوہدری محمد نواز صاحب // — ۳۰—۰۰
۱۸۶- قانتہ صالحہ صاحبہ // — ۱۰۰—۰۰
۱۸۷- ملک عبدالرؤف خان صاحب // — ۱۰—۰۰
۱۸۸- میاں شریف احمد صاحب // — ۱۵—۰۰
۱۸۹- ظہور اقبال بیگم صاحبہ سول لائن لاہور — ۶۵—۰۰
۱۹۰- سردار عبدالسمیع صاحب // // — ۳۰۰—۰۰
۱۹۱- امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ میاں محمد حمید صاحب // // — ۲۵—۰۰
۱۹۲- ملک عبدالحی صاحب // // — ۱۰—۰۰
۱۹۳- ڈاکٹر غلام نبی صاحب سلطانپورہ // — ۱۰—۰۰
۱۹۴- ملک نواب خان صاحب مرحوم سنت نگر // — ۲۵—۰۰
۱۹۵- منیر احمد صاحب ہاشمی // // — ۱۰—۰۰
۱۹۶- مسز فوزیہ منیر ملک صاحبہ ماڈل ٹاؤن // — ۱۰—۰۰
۱۹۷- سید تبسم حسین شاہ صاحب // // — ۱۰—۰۰
۱۹۸- چوہدری عبدالحمید صاحب // // — ۴۰—۰۰
۱۹۹- // ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ // // — ۱۰۰—۰۰
۲۰۰- رفیق احمد صاحب ملک // // — ۵۰—۰۰
۲۰۱- میاں نذیر احمد صاحب دھرمپورہ // — ۱۰—۰۰
۲۰۲- بیگم قریشی محمد عمر صاحب راجگڑھ // — ۱۰—۰۰
۲۰۳- محمود احمد صاحب مرزا آف جرمنی // // — ۵۰—۰۰
۲۰۴- ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی // — ۱۰—۰۰
۲۰۵- بشیر الدولہ صاحب سنت نگر لاہور — ۱۵—۰۰
۲۰۶- شیخ سعید احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور — ۱۶—۰۰
۲۰۷- چوہدری محمد افضل نسیم صاحب مزنگ // — ۱۰—۰۰
۲۰۸- بشریٰ صدیقی صاحبہ نیلہ گنبد // — ۱۵—۰۰
۲۰۹- بیگم صاحبہ چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب // // — ۲۰—۰۰
۲۱۰- ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب // // — ۱۰۰—۰۰
۲۱۱- میاں مشتاق احمد صاحب گلبرگ // — ۱۰۰—۰۰
۲۱۲- غلام نبی صاحب اعوان رحمانپورہ // — ۱۰—۰۰
۲۱۳- زینت ماجد صاحبہ // // — ۵۰—۰۰
۲۱۴- مرزا انور بیگ صاحب سول لائن // — ۱۰۰—۰۰
۲۱۵- ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم // // — ۱۰۰—۰۰
۲۱۶- // عبدالمنان صاحب آف امریکہ // // — ۲۵—۰۰
۲۱۷- ملک عبدالشکور صاحب // // — ۲۵—۰۰
۲۱۸- مسز نثار صاحبہ بذریعہ ملک این ایم خان صاحب // — ۵۰—۰۰
۲۱۹- محمد اعجاز صاحب // — ۵۰—۰۰
۲۲۰- چوہدری عزیز فضل اللہ صاحب // — ۱۰—۰۰
۲۲۱- طاہر بشیر صاحب // — ۲۵—۰۰
۲۲۲- چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر // — ۲۰—۰۰
۲۲۳- اخوند فیاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی — ۱۰—۰۰
۲۲۴- بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عبدالمنان منیر صاحب // — ۲۰—۰۰
۲۲۵- انور رؤف صاحب // — ۱۰—۰۰
۲۲۶- چوہدری ناظر حسین صاحب سمن آباد لاہور — ۵۰—۰۰
۲۲۷- رشیدہ مشتاق صاحبہ // — ۷۰—۰۰
۲۲۸- عبداللطیف صاحب // — ۱۵—۰۰
۲۲۹- ملک منظور احمد صاحب انور // — ۱۰—۰۰
۲۳۰- منیر الحق صاحب اسلامیہ پارک لاہور — ۲۰—۰۰
۲۳۱- شیخ طاہر احمد صاحب // — ۱۰—۰۰
۲۳۲- // ناصر احمد صاحب // — ۱۵—۰۰
۲۳۳- اہلیہ بیگم صاحبہ بشارت محمود صاحب // — ۱۰—۰۰
۲۳۴- قریشی عبدالرشید صاحب وحدت کالونی لاہور — ۱۰—۰۰
۲۳۵- رخسانہ ہمایوں صاحبہ نیلہ گنبد // — ۲۰—۰۰
۲۳۶- قاضی طاہر احمد صاحب راجگڑھ // — ۱۵—۰۰
۲۳۷- شیخ نعیم احمد صاحب سلطانپورہ // — ۳۰—۰۰
۲۳۸- عبدالرحمٰن خان صاحب شاہجہانپوری ماڈل ٹاؤن // — ۱۰—۰۰
۲۳۹- شفیق احمد ملک صاحب // // — ۱۰۰—۰۰
۲۴۰- بیگم مرحومہ شیخ خلیل احمد صاحب // // — ۵۱—۰۰
۲۴۱- عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی // // — ۱۰—۰۰
۲۴۲- بشریٰ خورشید ملک صاحبہ // // — ۱۰—۰۰
۲۴۳- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر — ۹۹—۰۰
۲۴۴- // // // // دارالرحمت شرقی ربوہ — ۲۱—۰۰
۲۴۵- // // // // گھٹیالیاں کلاں — ۲۰—۰۰
۲۴۶- شریفہ شوکت صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد ساہیوال — ۱۵—۰۰
۲۴۷- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ — ۱۷۳—۰۰
۲۴۸- محمد بشیر صاحب کوٹلی آزاد کشمیر — ۵۰—۰۰

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ (ماہ جنوری ۱۹۷۹ء)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ کا (خصوصی نمبر) ماہ جنوری ۱۹۷۹ء کا شمارہ ان خریداروں اور ایجنٹوں کو جنہوں نے جلسہ سالانہ پر اپنا پرچہ حاصل نہیں کیا تھا، مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریداروں اور ایجنٹوں کو ۲۵ جنوری تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

تازہ بشارتوں کا عظیم الشان نزول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"......... یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔......"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد عالیہ سے مالی قربانی کی عظمت و اہمیت ظاہر ہے احباب مالی جہاد کے میدان میں اپنی مساعی جمیلہ کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ نیز امراء کرام۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور ترسیل کی فوری پوری نگرانی فرما کر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان بشارتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مفوضہ فرائض کی اعلیٰ رنگ میں انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز نعیم احمد خالد عرصہ سے بخار میں مبتلا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشریٰ اقبال۔ چک لالہ۔ راولپنڈی)

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں ان سے بچنے کیلئے ہم سے رجوع کریں!

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر:

• دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

• گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیر قانونی محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت اس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلد سے جلد اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اعلان نکاح

میرے برادر نسبتی عزیزم مرزا نواز احمد ابن حکیم مرزا خورشید احمد صاحب ساکن شالامار ٹاؤن سراج پورہ لاہور کا نکاح عزیزہ امۃ القیوم نادرہ بنت مرزا عبد اللطیف صاحب ساکن محلہ باب الابواب ربوہ سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۱۹/۱/۶۹ کو برمکان مرزا عبد اللطیف صاحب پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین!

(مبارک احمد نجیب مربی سلسلہ مقیم گولیکی ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۲۸ دسمبر ۶۸ء کو عزیزم اختر حبیب الرحمٰن صاحب جو کہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ورائچ لیاقت آباد کراچی کے بھتیجے تھے اچانک ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ۲۹ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے صرف ۴۳ سال عمر پائی۔ بیوہ کے علاوہ چھ کمسن بچے یادگار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور بلند درجات عنایت فرمائے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

(میاں) عبد الحی سابق مبلغ انڈونیشیا
حال مربی واہ کینٹ)

حضرت حکیم نظام جان رح

کا:

مشہور دواخانہ

○

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ○ فون نمبر ۲۸۲۴

ربوہ۔ بالمقابل ایوان محمود ○ فون نمبر ۶۳۸

نگران:

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان رح

رجسٹرڈ درجہ اول

رجسٹرڈ نمبر۔ ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ:

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ - انس مارکیٹ ربوہ -

فون ۵۳۵